ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

Digitized by Khilafat Library

بدر

BADR QADIAN

ضمیمہ درس قرآن مجید معہ چار روپے پیشگی

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

جلد ۱۳ | ۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۱۴ء مطابق ۲۸ پوہ ۶۸ | نمبر ۱۵

بھا ہو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجاویگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم | ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن | جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندو راست | منکر آں مور د لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما است | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ۔

ایڈیٹوریل

ہمارے نومسلم

سب حمد و ثنا اس سلام کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں اسلام عطاء کیا ہے۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُس اوّل المسلمین پر ہوں جس کے ذریعہ سے ہمیں اسلام ملا۔ اسلام کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسُول کی فرمانبرداری۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ البرکات کو حکم ہوا اسلم - قال اسلمت لرب العالمین

مسلمان ہونے کے واسطے کوئی رسم و رسوم کی پابندی ضروری نہین اسلام قبول کرنے کے لئے نہ فرضی یا نقلی دریاؤں میں غوطے لگانے کی حاجت ہے نہ سر پر پانی چھڑکنے کی ضرورت اور نہ جوبل لینے کی حاجت اور گنگا جل پینا لازم۔ سچے دل سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت۔ اُسکے فرشتے۔ رسُل۔ کتب۔ آخرۃ اندازہ خیر و شر پر ایمان لاؤ اس ایمان کے مطابق اعمال صالح میں سعی کرو۔ بس تم مسلمان ہو۔ کسی مولوی مُلّاں کی حاجت نہین کہ وہ تم کو مسلمان کرے اور نہ وہ کر سکتا ہے۔ ہاں صلحاء کی صحبت انسان کو صالح بناتی ہے اور متقی کے ساتھ تعلق آدمی کو متقی بنا دیتا ہے انسان جب مسلمان ہوتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے اور کفار سے ان کے کفر و شرک کی بیزاری کا اظہار ان پر کرے تاکہ یہ ان میں سے نہ سمجھا جاوے اسی لئے نومسلم کے واسطے نیا اسلامی نام تجویز کیا جاتا ہے گو اس کا پہلا خاندانی نام بھی رہے تو ہرج نہین بشرطیکہ وہ کوئی مشرکانہ معنے نہ رکھتا ہو۔ ایک بنگالی جناب خلیفہ رشید الدین صاحب کی چند ساعت ریل کی صحبت پاکر مشرف با اسلام ہوا حضرۃ خلیفۃ المسیح نے اس کا نام احمد چیٹرجی رکھا۔ چیٹرجی اُس کا پہلا خاندانی نام تھا۔

نومسلم ایک بہت ہی قابل قدر وجود ہے کیونکہ وہ بہت بڑے مشکلات کو برداشت کرکے اسلام قبول کرتا ہے اور اس معاملہ میں ایک گونہ صحابہ اولین کے رنگ مین رنگین ہوتا ہے کیونکہ جیسا اس وقت اصحاب رسُول کو دکھ دیا جاتا تھا ایسا ہی اکثر یہ بھی دکھ دئے جاتے ہیں ہماری جماعت کے بکرم نومسلم دوست اس کا نمونہ ہیں۔ شیخ عبدالرحیم نے کیسے کیسے دکھ اُٹھائے شیخ عبدالرحمان قادیانی قید کئے گئے۔ شیخ فضل الٰہی گھر میں قید رہے۔ شیخ محمد یوسف کو ایسا سخت مارا گیا کہ بچنے کی اُمید نہ رہی شیخ عبداللہ کو مارا ہی گیا اور نوکری سے موقوف کرایا گیا ایسا ہی نومسلموں کی جماعت جو ہمارے سلسلہ مین داخل ہوئی ہے وہ سب اپنے اپنے وجود میں ایک نشان ہیں اور اسلام کیخاطر تکالیف کے برداشت کرنے مین صحابہ کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں ہندو اور سکھوں میں سے جو اسلام قبول کرتے ہیں وہ خویش و اقارب سے دکھ پاتے ہیں اپنی جدّی جائداد سے محروم رکھے جاتے ہیں بہن بھائی ماں باپ تمام رشتہ داروں سے جُدا ہوتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ صرف خدا کی خاطر ہے وہی جانتا ہے جو بیتی ہے وارد ہوتی ہے دوسرے کو کیا خبر۔ اہل اسلام کو چاہئے کہ ان معززین کی قدر کرین اور انکی عزت افزائی کرین اور انکو دنیوی حیثیت مین بھی اچھی راہ پر لگا دین یہ بہت بیہودہ بات ہے جو بعض نومسلموں کو قبول اسلام کرنے کے بعد یہ عادت ڈالدی جاتی ہے کہ وہ کسی مسجد کے مولوی سے ایک کاغذ قبول اسلام کی تصدیق مین لکھوالین اور جگہ بجگہ لئے پھرین اور سوال کرتے ہوئے جو کچھ ملے اسپر گزارہ کرین۔ اس طریق نے ہمارے ملک کے نومسلموں کو بے عزت بنا دیا ہے مجھے یاد ہے مین چھوٹا سا تھا میرے شہر کے بزرگ لوگ ایک جگہ جمع تھے وہاں تبدیلی مذہب کے متعلق کچھ تذکرہ تھا ایک صاحب جو قاضی کہلاتے تھے اور شہر کے مشہور مُلّاں اور اکثر جنازون کے پیش امام ہوا کرتے تھے۔ فرمانے لگے۔ تبدیل مذہب ایک بے عزتی کی بات ہے۔ دیکھو۔ ہندو جو مسلمان ہوتے ہیں اور دیندار ہوتے وہ کیسے بے عزت ہوتے ہیں ان کی ساری عمر بھیک مانگتے گزرتی ہے جب یہ خیال ہمارے علماء کہلانے والوں کا ہے تو پھر کس طرح اشاعت اسلام ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس قدر برادران نومسلم سلسلہ احمدیہ کی تحریک سے ہوئے ہیں وہ سب باہمت برادران ہیں جو اپنے گزارے کے واسطے خود ساعی ہوتے ہیں بلکہ دینی خدمات مین بھی معتدبہ حصہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور انکے نیک ارادون مین روز افزون ترقی اور استقامت عطاء کرے۔ آمین حضرۃ خلیفۃ المسیح نومسلمون کا بہت خیال رکھتے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ نومسلمون کی امداد مین احتیاط کے ساتھ ایک معقول رقم ہر سال خرچ کرتی ہے اس معاملہ مین پوری احتیاط کی ضرورت اسواسطے بھی ہے۔ کہ ہم نہین چاہتے کہ یسوع مشن کمپونڈ کے ناکارہ اور سست لوگون کا ایک مجمع ہمارے پاس ہو۔ بلکہ ہم مخلص نومسلمین کی جماعت بنانا چاہتے ہیں اور خدا کے فضل سے ایسی ہی جماعت ہمارے پاس ہے۔ جو خود سچے دل سے مسلمان ہوئے اور بہتون کو کر رہے مین میرا خیال ہے کہ اگر صدر انجمن احمدیہ کے اراکین مناسب جانین تو ان کے بجٹ مین نومسلمون کی مد جُدا ہونی چاہئے ممکن ہو کہ بعض احباب اس مین خصوصیت کے ساتھ دلچسپی لین یون تو ہم سب نومسلم ہین جو حضرت امام کے ہاتھ پر توبہ کرکر نئی اسلامی زندگی مین داخل ہوتے ہین مگر میری مراد اس جگہ نومسلمون سے وہی احباب ہین جو مثلاً ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ مذاہب کو چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہین تو مسلمون کا ذکر آیا ہے۔ تو اسبات کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ غیر مذاہب بالخصوص سکھون کے مسلمان بنانے مین نہایت جوش اور کوشش کے ساتھ ماسٹر عبدالرحمان صاحب مصروف رہتے ہین انکی خدمات اس معاملہ مین قابل قدر ہین آئے دن وہ ایک نہ ایک آدمی کو راہ ہدایت پر لانے کی فکر مین لگے رہتے ہین اللہ تعالیٰ انکا حامی و ناصر ہو۔

ڈاک ولائیت

جنگ طرابلس

انگلستان کے مشہور اخبار نویس مسٹر اسٹڈ اپنے ماہواری رسالہ ریویو آف ریویوز بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۱ء میں ایک چھٹی اپنے تمام دوستون اور نامہ نگارون کے نام شائع کرتے ہین جس کا مطلب یہ ہے کہ اٹلی نے جو غاصبانہ حملہ طرابلس پر کیا ہے اس کے برخلاف سارے یوروپ کو ملکر آواز اُٹھانی چاہئیے وہ لکھتے ہین کہ یوروپ کی سلطنتون کی یہ خاموشی ایسی ہے جیسا کہ لنڈن کی پولیس اور اس کے جج چورون اور لیٹرون کو روکنے اور گرفتار کرنے اور سزا دینے سے انکار کر دیویں مسٹر اسٹڈ نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جسمین انہون نے دکھایا ہے کہ جنگ طرابلس نے یوروپ کے صلحنامون کو توڑ دیا ہے اور یہ بہت خوفناک بات ہے وہ لکھتے ہین کہ کرسمس کے بڑے دن گانے بجانے مین نہین گزار دینے چاہئیں بلکہ دنیا مین امن پھیلانے والے وعظون کے کرنے مین صرف کرنے چاہئیں ❊

مسیح نے کیا سبق دیا

امریکہ کی مشہور عالمہ لیڈی ولکاکس اس ملک کے ماہواری رسالہ نارتھ امریکن ریویو ماہ نومبر مین لکھتی ہے کہ مسیحی حکمت اخلاق کو سمجھا نہین گیا اس سے مطلب شخصی نجات کا نہین بلکہ وہ ایک نمونہ ہے اس بات کا کہ ہر شخص اعلیٰ مقاصد کے حصول کے واسطے ادنےٰ اغراض کو قربان کرے یسوع نے بھی دراصل یہی فرمایا ہے کہ ہر شخص کو اپنی صلیب آپ اُٹھانی چاہئیے معلوم نہین نادان لوگون نے یہ مسئلہ کہاں سے گھڑ لیا ہے کہ ہماری صلیب بھی اُسنے اُٹھالی ہے وہ تو غریب ساری عمر یہی منادی کرتا گیا کہ ہر شخص اپنی صلیب آپ اُٹھائے

سچی انجیل

ولایت کا میگزین ایسٹ اینڈ ویسٹ ماہ نومبر کے پرچہ مین لکھتا ہے کہ مسیحی انجیل یہ ہے کہ ہمارے روحون کی نجات اپنے اخلاق کی تکمیل سے حاصل ہو سکتی ہے شائد۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"مدارج تقویٰ"

تقریر حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد

(مرتبہ اکمل صاحب آف تشحیذ)

قادیان کے جلسہ کی تقریروں کے رپورٹر کے لئے چند ایک مشکلات ہیں۔ جسے باہر کے لوگ نہیں سمجھ سکتے +

لیکچرار یا تو اپنی تقریروں کو پہلے لکھ لیتے ہیں۔ اور لیکچر سنانے سے پہلے وہ اخبار والوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ یا اپنی تقریر کے نوٹ کراتے ہیں جس سے ایک رپورٹر کو خوب مدد مل سکتی ہے۔ یا بعد میں خود اپنی تقریروں کو قلم بند کر دیتے ہیں۔ یا رپورٹر مختصر نوٹ کر لیتا ہے اور بعض اوقات اپنے الفاظ میں انہیں بیان کر دیتا ہے۔ مگر قادیان میں بالخصوص حضرت امیر المومنین و حضرت صاحبزادہ صاحب جنکی تقریریں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ اپنی تقریروں کو نہ تو پہلے لکھ لاتے ہیں۔ نہ بعد میں لکھ کر دینے کی پروا رکھتے ہیں۔ نہ نوٹ کراتے ہیں۔ بلکہ میں تو یہاں تک بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ پہلے خصوصیت سے سوچکر بھی نہیں لاتے۔ کیونکہ اہل اللہ ایسے تکلفات سے مستغنی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعد میں خود ان کو بھی پورا یاد نہیں رہتا کہ ہم نے کیا کچھ کہا تھا۔ اِدھر رپورٹر بیچارہ ہے کہ تین گھنٹے برابر لکھے جاتا ہے اپنے قلم کی حرکت کو اس زبان گوہر افشاں کی حرکت کے ساتھ ملانا پڑتا ہے۔ اور اب اس بات سے بھی مانع ہے کہ کوئی لفظ اپنی طرف سے ملائے۔ حتی الوسع یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہی الفاظ ہوں جو مبارک منہ سے نکلے۔ باوجود پوری کوشش کے پھر بھی انسان کمزور ہے۔ اس لئے قابل معافی ہے +

اس کے علاوہ میں یہ کہنے کی بھی جرأت کرتا ہوں کہ اور زبانوں کا مقابلہ قلم سے شاید ہو سکے۔ مگر "محمود" کی زبان میں جو طلاقت ہے اور بیان میں جو شوکت و آمد ہے۔ وہ ایک خاص شان رکھتی ہے اس لئے رپورٹر کو اپنی کم استطاعتی کا عذر پیش کرنا پڑتا ہے۔

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ (الزمر رکوع ۱۶ سپارہ ۲۳) +

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا بے نظیر اور ایسا پاک کلمہ ہے کہ اس میں زمانے کے تغیرات۔ ملکوں کے تغیرات علموں اور سائینسوں کے تغیرات نے ذرا بھی تبدیلی نہیں پیدا کی۔ ۱۹۰۰ برس گذر گئے لیکن اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یہ فقرہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے" بالکل صحیح ہے +

جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو اسی جملہ میں مرکوز دیکھتا ہوں۔ تو یہ فقرہ مجھے بڑا مزا دیتا ہے واقعی درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے +

دیکھو۔ آم کا درخت ہے اس میں اگر ایسے پھل نہیں لگتے جس سے لوگ نفع اُٹھائیں تو وہ آم کس کام کا۔ اگر وہ شیریں پھل دیتا ہے تو آم ہے ورنہ ایک لکڑی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اسی طرح اگر انگور کی بیل میں انگور عمدہ لگتے ہیں تو وہ انگور ہے ورنہ محض ایک گھاس ہے +

رسول کریم صلعم کی زندگی پاک تھی

ہمارے رسول اللہ صلعم کی ذات پر بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں اور بعض بے باک شریر آپ کو دیدوں میں ملوث بتا کر اس سورج پر اندھیری چھانا چاہتے ہیں جس سے تمام جہان روشن ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہی فقرہ۔ آپ کے چال چلن کی بریت کے لئے کافی ہے کیونکہ انسان جس قسم کا ہو اسی قسم کی باتیں کرتا ہے اس کے متعلق مجھے ایک قصہ یاد آیا ہے۔ رابعہ بصری مشہور بزرگ عورت گزری ہے۔ ان کے سامنے چند آدمیوں نے مسجد میں دنیا کی مذمت کی۔ اور اس قدر مذمت کی کہ عصر کا وقت آگیا۔ عصر کے بعد پھر اس طائفہ نے دنیا کی مذمت شروع کر دی۔ آپ نے غضبناک ہو کر کہا۔ کہ یقیناً تم دنیا کے طالب ہو اسی لئے۔ دنیا کا ذکر کرتے ہو کیونکہ انسان کو جو چیز پسند ہو اسی کا ذکر کرتا ہے۔ بعض اوقات محبوب کے شکوہ میں وہ مزا آتا ہے جو انکی تعریف میں آیا کرتا ہے۔ غرض انسان کو جس سے محبت ہو اسی کا اکثر ذکر کرتا ہے۔ اسی اصل کو ہاتھ میں لیکر رسول کریم صلعم کی زندگی کو پاک ثابت کرنے کے لئے۔ میرے لئے یہ قرآن مجید کافی ہے +

قرآن مجید

یُوں تو عیسائیوں نے آپ کے خلاف کتابیں لکھی ہیں اور مسلمانوں نے محامد النبی میں جو کچھ لکھا ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے لیکن ایک معترض کہے گا۔ یہ دونو صورتیں ناقابلِ اعتبار ہیں ایک مسلمان نے خوش عقیدگی سے کہنا ہی ہوا کہ آپ کی توجہ ہر وقت خدا کی طرف لگی رہتی تھی۔ اور ایک عیسائی کا مذہبی فرض ہے کہ اسکے خلاف کہے۔ پس تاریخ معیار نہیں ہاں قرآن شریف ضرور ہے جو تبدیل نہیں ہوا۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے خیال میں نبی کریم صلعم کا اپنا بنا ہوا ہو۔ اور ایک مسلمان کے نزدیک خدا کا کلام۔ دونو صورتوں میں نبی کریم صلعم کی زندگی پاک اور مطہر ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان پاک خیالات کا منبع وہی قلب ہو سکتا ہے جو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو۔ اگر کوئی قلب اس قسم کے پاک و جامع کلام کا اہل ہوتا تو آدم سے لیکر آپ کے زمانہ تک کسی اور نبی پر یہ القا ہوتا ابراہیم بھی خدا کو بہت پیارا تھا۔ موسیٰ بھی بہت پیارا تھا عیسٰے بھی۔ مگر ان پیاروں میں سے کسی کو وہ کلام نہ دیا بلکہ اپنے پیارے نبی کو دیا۔ انسان کی فطرت میں بھی یہ امر ہے۔ کہ وہ اعلےٰ سے اعلےٰ۔ عمدہ سے عمدہ چیز اپنے پیارے بچے کے لئے رکھتا ہے پس خدا نے بھی اپنا لاثانی کلام اپنے اسی بندے کو دیا تھا۔ جو سب پیاروں سے زیادہ پیارا تھا۔ نہ کہ کسی گندوں سے بھرے ہوئے انسان کو۔ جیسا کہ نعوذ باللہ مخالفین کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گمان ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ قرآن مجید کا کوئی رکوع بلکہ کوئی آیت عظمت و جبروت الٰہی کے ذکر سے خالی نہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کو کس قدر تعلق و اخلاص اللہ تعالےٰ سے تھا۔ پھر مختلف حالات و اوقات کے متعلق جو احکام ہیں ان پر غور کریں تو بھی آپ کی پاک و مطہر زندگی کا ثبوت ملتا ہے۔ جب ہم کھانا کھانے بیٹھتے ہیں۔ تو ارشاد ہوتا ہے۔ دیکھو کیا کرنے لگے ہو۔ پہلے بسم اللہ کر لو۔ جب کھا چکتے ہیں۔ تو حکم ہوتا ہے۔ الحمد للہ کہ لو۔ ورنہ ناشکری ہوگی اس ذات کا شکر ضروری ہے جس نے رزق بخشا۔ صحت بخشی معدہ دیا۔ دانت دیئے۔ اسی طرح جب ہم کوئی کام شروع کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ خیر خواہ ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ تمہارا علم ناقص ہے۔ تمہاری قوت میں کمزوری ہے۔ پس اس پاک و قدوس قادر و مقتدر سے مدد مانگ کر شروع کرو۔ استخارہ کر لو۔ نکاح کے لئے۔ یا ایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم سنا کر۔ خدا کا ڈر یاد دلا دیا۔ اسی طرح جب

ہم صبح کے وقت نیند سے اُٹھتے ہیں۔ تو ہم کو حکم ہوتا ہے کہ کام شروع کرنے سے پہلے خدا کی تسبیح وتحمید وتقدیس کر لو۔ پھر جب سورج ڈھلنے لگتا ہے تو یاد خدا کا حکم ہوتا ہے تاکہ تمہاری روحانیت کا آفتاب اسی طرح زائل نہو جائے پھر عصر کے وقت جب آفتاب کی حدت بہت کچھ کم ہوجاتی ہے تو پھر خدا کے حضور گڑگڑانے کا حکم دیا۔ پھر جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ تو اُس وقت بھی دُعا کا حکم ہے کہ الٰہی جس طرح یہ جسمانی سورج ڈوب گیا ہے۔ رُوحانی سورج نہ ڈوب جائے اور ہم انوار خداوندی سے محروم نہ رہ جائیں۔ پھر جب بالکل اندھیرا پڑجاتا ہے۔ تو پھر اس نور السموٰت والارض کے حضور کھڑا ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ تاہم طرح طرح کی ظلمات میں رہکر تباہ ہوجائیں۔ یہ تعلیم۔ یہ پاک تعلیم کیا کسی گندے انسان کے دل سے نکل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اسی شخص کے پاک قلب سے نکل سکتی ہے۔ جس کی زندگی نہایت مطہر اور سارے جہان کے لئے نمونہ ہو۔ یاد رکھو۔ جو شخص دنیا کو جسقدر دین کی طرف متوجہ کرتا ہے یقیناً وہ اسی قدر خدا کا دالہٗ وشیدا ہے ✦

پس یہ تعلیم کہ اٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے۔ چلتے پھرتے ہر وقت خدا کو یاد رکھو۔ اس اخلاص اس محبت اس عشق اس پیار اس متوالگی کا پتہ دیتے ہیں جو نبی کریم صلعم کو خدا سے تھی۔ پھر اسی تعلیم کا اثر دیکھو۔ کہ مسلمانوں کے بچے۔ بوڑھے۔ جوان۔ عورتیں۔ اسی رنگ میں رنگیں ہیں کوئی بچہ گرتا ہے۔ تو فوراً منہ سے نکلتا ہے۔ بسم اللہ جب کوئی خوشی ہوتی ہے تو زبانیں پکار اُٹھتی ہیں۔ الحمد للہ آخر یہ بات کس نے ان کے دل میں ڈالی۔ رسول کریم صلعم نے۔ انسان اپنے پیارے کا نام کسی نہ کسی بہانے سے ضرور سننا چاہتا ہے۔ پس نبی کریم صلعم کا پیارا تو خدا تھا۔ آپ نے ہر حرکت وسکون قول وفعل سے پہلے اپنے پیارے کا نام بتادیا۔ سب سے نازک وخطرناک موقعہ تو انسان کے لئے وہ ہے جب شہوت کا بھوت اس کے سر پر سوار ہو جس وقت انسان سب کچھ بھول کر صرف اسی خیال میں محو ہوجاتا ہے۔ اور جب وہ دنیا اور دنیا کے پیاروں سے الگ ہو کر ایک پیارے میں منہمک رہ جاتا ہے تو ایسے جوش کے وقت بھی نبی کریمؐ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پڑھ لیا کرو ✦ غرض کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ تاریخی شہادت کی حاجت نہیں۔ صرف قرآن مجید ثابت کرتا ہے کہ نبی کریم صلعم کا قول وفعل خدا کے لئے تھا۔ اور آپ کی زندگی پاک ومطہر تھی ✦

[illegible]

لوگ مذاہب بناتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ گدی بنجائے۔ کسی کو حکومت کا شوق ہوتا ہے۔ کسی کو دولت جمع کرنے کا خیال۔ غرض مختلف وجوہات ہیں جن سے لوگ دین اختیار کرتے ہونگے۔ کوئی عیسائی بنتا ہے تو اسے یہ خیال بھی آتا ہوگا کہ میرے ضلع کے ڈپٹی یا میرے صوبہ کے لفٹنٹ گورنر یا میرے ملک کے ویسرائے خوش ہوجاینگے۔ مگر محمدؐ رسول اللہ وہی تعلیم دیتا ہے جس سے خدا کا قرب خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ وہ اپنے پیروؤں کو تعلیم دیتے وقت ارشاد فرماتا ہے کہ شاید تمہارے دل میں کوئی وسوسہ آ جائے۔ اس لئے اعوذ اور بسم اللہ پڑھ لینی چاہیئے۔ جن کو محض اپنا مذہب پھیلانے کا شوق ہوتا ہے وہ تو کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں داخل ہو خواہ کسی طرح۔ مگر یہاں خدا سے ارشاد ہے کہ یہ دروازہ عشق الٰہی کا ہے۔ اس میں شیطانی ملونی سے نہ آؤ۔ بلکہ شیطان پر لعنت بھیجکر۔ اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگ کر۔ پھر یہ اعوذ نہ صرف ابتداء میں ہے بلکہ انتہاؔ میں بھی یہی ارشاد ہوتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس پڑھ لو۔ جس سے یہ مراد ہے کہ الٰہی میں نے تیری کتاب کو پڑھا ہے۔ ممکن ہے کہ کئی قسم کے قصور سرزد ہوئے۔ اپنی عظمت کا خیال آگیا ہو کہ میں صوفی بنجاؤں۔ لوگ مجھے بزرگ کہیں۔ میرے پاؤں کو چومیں۔ پس اپنے رب کی پناہ میں آکر عرض کرتا ہوں۔ کہ محض اسی کی محبت ہو جس کی خاطر میں لوگوں کو اس کی تلقین کروں ✦

[illegible]

یُوں تو سارا قرآن مجید تقوےٰ کی تعلیم سے لبریز ہے مگر یہ رکوع جو میں نے آپ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سُنایا ہے۔ اس میں بھی ایک خاص رنگ میں تقوےٰ کی تعلیم دی ہے۔ جس سے اس بات کا ثبوت مل سکتا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم کی زندگی کیسی پاک اور تقوےٰ سے لبریز تھی۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ قرآن شریف رسول کریمؐ کا کلام ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ پاک تعلیم اسی کو مل سکتی تھی کہ جو خود تقوےٰ سے معمور ہو۔ اس لئے اس کتاب سے رسول اللہ کی قلبی کیفیت ہم معلوم کرسکتے ہیں۔ کیا ہی خوش قسمت تھے وہ لوگ جنھوں نے یہ پاک کلام خود رسول اکرم صلعم کے منہ سے سُنا۔ دیکھو دہلی میں دربار ہوا۔ بادشاہ نے جو کچھ فرمایا وہ اخباروں کے ذریعے کئی کانوں تک پہنچ گیا مگر جو لذت اُن لوگوں کو آئی۔ جنھوں نے خود بادشاہ کے منہ سُنا۔ وہ اُن لوگوں کو نہیں آسکتی۔ جنھوں نے اخباروں میں پڑھا۔ پھر بھی میں دیکھتا ہوں کہ قرآن مجید ایسا پاک اور مؤثر کلام ہے کہ تیرہ سو برس گزر جانے پر بھی اپنے اندر ایک ایسی لذت رکھتا ہے کہ پاک دل مومن تو متوالے ہوجاتے ہیں ✦

قرآن مجید کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں تین باتوں پر بہت زور ہے۔ اوّل تو یہ کہ اللہ ایک جامع جمیع صفات کاملہ کل عیبوں ونقصوں سے منزہ ہستی ہو اور وہی وہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ (۲) اس کے مقابلہ میں تمام مخلوقات اور اشرف المخلوقات انسان ہیچ ہی اور ناکارہ۔ اور حاجتمند۔ اسی کی مہربانیوں کا محتاج ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اسی کا ہو کر رہے۔ اسی سے پیار اسی سے محبت رکھے۔ (۳) چونکہ سب ایک ہی خدا کی مخلوق ہو۔ اس لئے آپس میں محبت کرو۔ جن چیزوں میں ذرا بھی مشابہت یا مناسبت ہو۔ ان کی آپس میں الفت ہوجاتی ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے دیکھا کہ ایک کوّا اور کبوتر اکٹھے بیٹھے ہیں۔ وہ حیران ہوئے کہ ان کا کیا جوڑ ہے۔ کوئی ہم سے ہوتا تو یہ خیال بھی نہ آتا۔ اور آتا بھی تو یہ کہتے ہوئے آگے گزر جاتا کہ کون اپنا وقت ضائع کرے مگر وہ بھی اپنی نظیر آپ تھے وہیں ٹھہر گئے اور دیکھتے رہے آخر معلوم ہوا کہ ان دونو کے پر ٹوٹے ہوئے اور اس مناسبت سے اکٹھے بیٹھے ہیں۔ پس ہم لوگ بھی جب سب خدا کے ہیں۔ تو کیوں لڑیں جھگڑیں۔ کیوں نہ آپس میں محبت رکھیں۔ ایک ہی بادشاہ کی رعایا ہو کر لڑائی کیسی ✦ اللہ کی عظمت۔ جلال۔ جبروت اور تعلق ہو۔ اپنے نفس کی اصلاح۔ آپس میں بنی نوع انسان کا محبت و پیارؔ نچوڑ ہے تعلیم قرآنی کا۔ اور اسی کو اعلےٰ سے اعلےٰ مختلف پیرایوں میں ذکر فرمایا ہے ✦

[illegible]

اور اس نصیحت وہدایت پر عمل کرانے کے لئے دو طریق ہیں۔ انعام وعتاب۔ باپ اپنے بیٹے کو پہلے تو کہتا ہے کہ لو یہ پیسہ لو اور مدرسے جاؤ لیکن اگر پیسہ لیکر نہیں جاتا۔ تو پھر اسے باوجود پیار کے تھپٹر مارتا ہے۔ یہ دو طریق اس لئے ہیں کہ بعض طبائع احسان سے مانتی ہیں اور بعض خوف سے

اسی لئے قرآن شریف جو ہر قسم و ہر طبیعت کے لوگوں کے لئے ہدایت سکھانے آیا ہے۔ دو نو طریقوں سے کام لیتا ہے۔ احسان بھی جتاتا ہے۔ اور خوف بھی۔ یعنی اگر احسان نہ مانو گے۔ تو اللہ دُکھوں میں بھی ڈال سکتا ہے اگر مانو گے تو انعام پاؤ گے۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ پھر ایسا کیوں کرتا ہے۔ طاعون کیوں بھیجا۔ ایسے لوگ احمق ہیں۔ وہ طبائع کا علم نہیں رکھتے۔ اگر بچہ پیسہ لے کر اپنی تعلیم کی تکمیل کے لئے مدرسے میں نہیں جاتا۔ تو اب اسے مار کر بھیجنا باپ کا ظلم نہیں۔ اگر کوئی شخص کنوئیں میں چھلانگ مارنے لگے اور ایک دوسرا آدمی اُس کے ہاتھ پاؤں باندھ دے۔ تو وہ ظالم نہیں بلکہ رحیم ہے۔ جب دو نو قسم کی طبیعتیں ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام میں نافرمانی کرنے والوں کو ڈر نہ دلائے۔ اگر دس آدمی جنّت میں جائینگے تو غالباً پانچ ایسے ہونگے جو خوف الٰہی کی وجہ سے نیک ہوئے اور اس لئے دوزخ سے بچ گئے پس اگر تخویف کا پہلا درجہ ترک کر دیا جاتا تو شاید نصف جنّتی جنّت حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے۔ رسول کریم کے بارے میں لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ آیا ہے۔ مگر میں تو کہا کرتا ہوں۔ کہ کاش رسول اللہ ہم پر داروغہ ہوتے تو لوگوں کا اکثر حصہ جہنّم میں پڑ جانے سے بچ جاتا ✦

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا

اس قدر تمہید کے بعد میں ان آیات کے معنے کرتا ہوں۔ کہ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا۔ اے میرے پیارے رسول کہدو۔ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو۔ يٰعِبَادِ کہنے میں جو لطف ہے۔ اس پر میں زور دیتا ہوں۔ کیونکہ شاید سب لوگ نہ سمجھیں لیکن چونکہ مجھے بچپن سے شاعرانہ مذاق رہا ہے۔ اس لئے میں اس کا خوب مزا حاصل کرتا ہوں۔ جن میں ذرا بھی محبت کا مادہ ہے۔ وہ اس طرزِ خطاب کی لذّت سے خوب آشنا ہیں۔ اس دُنیا کے فانی محبوبوں کی طرف سے عشاق آرزو کیا کرتے ہیں کہ کاش وہ ہمیں اپنی گلی کا کتا ہی کہدے کوئی گالی ہی دیدے۔ تو اس محبوب حقیقی سے جو حسن و احسان کا سرچشمہ ہے۔ یاعباد میں جو محبت کی چاشنی ملی ہوئی ہے۔ اسے کچھ وہی دل سمجھ سکتے ہیں۔ جو اس کوچے سے آشنا ہیں ✦

الَّذِينَ آمَنُوا

پھر صرف یاعباد ہی نہیں کہا بلکہ فرمایا الَّذِينَ آمَنُوا۔ یعنے اے وہ بندو جو کہ اس بات کے مدعی ہو کہ مجھ پر ایمان رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ صرف دعویٰ کوئی چیز نہیں۔ پس ایمان ایک دعوےٰ ہے اس کے عمل بھی چاہیئے۔ اور جو زبانی دعوےٰ کرتا ہے اور عمل نہیں کرتا۔ اس میں اور پاگل میں کچھ فرق نہیں۔ آپ ایک پاگل خانہ میں جا کر دیکھیں۔ وہاں بھی وہی نظارا نظر آئے گا۔ مَیں گیا۔ تو ایک پاگل کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ مَیں بادشاہ ہوں۔ مہدی ہوں۔ میں ساری دُنیا کو فتح کر لونگا۔ پھر ایک اور پاگل جسے خلیفۃ المسیح نے دیکھا کہ کنکروں کا ڈھیر آگے لگا کر بیٹھا ہے اور اپنے تئیں خزانوں کا مالک سمجھ کر کہہ رہا ہے کہ تم لاکھ لے جاؤ۔ تم دس لاکھ لے جاؤ۔ اب ان پاگلوں اور اس شخص میں کیا فرق ہے جو مومن ہونے کا مدعی ہے مگر عمل مومنوں والے نہیں کرتا۔ غرض جو زبانی باتیں کہنے والا ہے وہ پاگل ہے۔ جس طرح پاگل کہتا ہے میں بادشاہ ہوں۔ حکیم ہوں۔ طبیب ہوں۔ مہندس ہوں۔ سلطان ہوں۔ اور اس سے وہ سچ مچ بن نہیں جاتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص محض زبان سے کہتا ہے میں مومن ہوں اور اس کے مطابق اس کے اعمال نہیں۔ تو وہ ان انعامات کا وارث نہیں ہو سکتا جو مومن کے لئے مقرر ہیں۔ پس میرے دوستو۔ تمہیں پاگل خانہ دیکھنے کے لئے لاہور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ خود تمہارے گھر میں پاگل خانہ کا نظارہ موجود ہے جو شخص کہتا ہے کہ مَیں مومن ہوں اور عمل ویسے نہیں کرتا وہ پاگل کی طرح ہی ہے کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو ایک ایسا درجہ دیتا ہے۔ جس کا حقیقتاً وارث نہیں ✦

اتَّقُوا رَبَّكُمْ

اپنے رب کا تقوےٰ اختیار کرو۔ یہاں احسان و خوف دونو یاد دلا دیئے ہیں۔ کس کا تقویٰ کرو۔ اپنے رب کا۔ زمین جس پر سوتے ہو وہ کس کی ہے؟ اسی رب کی۔ آسمان کو کس نے بنایا۔ خدا نے۔ آنکھوں میں نور کس نے بخشا۔ خدا نے۔ جس کے ذریعے ایک دوسرے کو پہچانتے۔ رستہ دیکھتے اور کتابیں پڑھتے ہو۔ پھر ہاتھ پیر۔ دماغ۔ دل بھی اسی نے بخشے۔ جن چیزوں کا ہم استعمال کرتے ہیں۔ جن قوتوں سے ان کو استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ سب اسی رب کی دی ہوئی ہیں۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس کے فرمانبردار رہیں۔ کہتے ہیں چور جس کے گھر پر کھانا کھالے وہاں چوری نہیں کرتا۔ حالانکہ چور ایسا ذلیل ہے کہ کوئی شریف آدمی اس کے ساتھ بیٹھنا گوارا نہیں کرتا۔ تو پھر جس کا تم روز کھاتے ہو۔ اسی کی نمک حرامی کرو۔ تو اس چور سے بدتر ہوئے یا نہیں ✦ آنکھیں۔ کان۔ حلق۔ زبان۔ مُنہ۔ پانی۔ سب کچھ خدا کا دیا ہُوا۔ مگر محبت کریں دوسروں سے اور اپنے حقیقی محسن کو بھول جائیں۔ کس قدر شرم اور افسوس کی بات ہے۔ کیا لطیف نکتہ معرفت ہے اس حکایت میں جو مَیں نے پچھلے دنوں پڑھی۔ کہ ابراہیم ادہم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہا کہ مجھ سے گناہ نہیں چھوٹ سکتے۔ آپ نے فرمایا! چھ باتیں بتاتا ہوں ان پر عمل کرو۔ پھر بے شک گناہ کر لیا کرو۔ (۱) جب تو خدا کا گناہ کرے تو خدا کا بنایا ہُوا رزق نہ کھائیو۔ (۲) دوسرا یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرنا ہے۔ تو خدا کے ملک میں نہ رہیو۔ (۳) تیسرا یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرنا ہے تو خدا سے چھپ کر کیجیو۔ (۴) چہارم یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرنا ہے تو ملک الموت جب آوے تو کہنا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں توبہ کر لوں۔ (۵) پنجم یہ کہ اگر وہ نہ مانے تو پھر منکر نکیر جب سوال کریں۔ تو اُن سے انکار کر دینا کہ میں تمہارے سوالوں کا جواب نہیں دیتا۔ (۶) ششم یہ کہ جب تجھے دوزخ میں ڈالنے لگیں تو اڑ بیٹھنا کہ میں تو یہاں نہیں جاتا۔ اس نے عرض کیا کہ حضور یہ تو نہیں ہو سکتا۔ فرمایا۔ پھر کیسی بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ تو اسی کا رزق کھاتا ہے اسی کی زمین پر رہتا ہے پھر موت کا مالک نہیں اور پھر اس کے سامنے اس کے احکام کو ٹالتا ہے ✦

یاد رکھو۔ کہ بڑی بڑی مشکلوں اور مصیبتوں میں صرف ایک ربّ ہی ہے جو کام آتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں انسان کو کون رزق دیتا ہے۔ جب پیٹ سے باہر آتا ہے تو ہَوا کھانے کو کس نے [illegible]۔ روشنی کے لئے سورج چاند کس نے بنائے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ماں باپ کے دل میں وہ محبت جو تیری پرورش کا موجب ہوئی کس نے پیدا کی۔ اگر بجائے محبت کے نفرت ڈالدیتا۔ تو تیرا کیا بس چلتا۔ اور کیا حال ہوتا۔ باوجود اس احسان اس شفقت اس پیار کے پھر بھی انسان ہیں۔ کہ اس سے تعلق

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبد الحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں۔ مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے۔ بدن میں تکان نہیں ہوتی کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ پہلے اسکی قیمت بہت تھی۔ مگر آجکل عرب صاحب نے پانچ خوراک کا ایک روپیہ کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے ملنے کا پتہ منیجر بدر ایجنسی۔ قادیان ✦

(یعنے خود اس کا

کرتے ہیں۔ وہ چوروں سے بدتر ہیں۔ یہ تو احسان ہے جس کیطرف اللہ نے متوجہ کیا۔ لیکن جو محبت سے نہیں مانتے۔ ان کے لئے دوسرے معنے خوف کے بھی بیان کئے ہیں +

[illegible]

خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ سننا یہ یہ زمین یہ بیوی بچے یہ طاقتیں یہ قویٰ یہ مال یہ دولت یہ چاند یہ سورج یہ تجارت یہ حرفت کے اسباب ہمارے بنائے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اپنی ربوبیت کا تعلق قطع کرلیں۔ تو بتاؤ کون ہے جو ربوبیت کرے۔ اگر ہم اندھا کردیں۔ تو کون ہے جو آنکھیں دے۔ اگر ہم ہاتھ توڑدیں۔ تو کون ہے جو ہاتھ دے پھر زبان دی۔ اگر گونگا کردیں۔ تو کون ہے جو گویا کرے ہم نے کان دیئے۔ اگر بہرہ کردیں۔ تو کون ہے جو کان دے۔ احسان سے نہ مانوگے۔ تو ہم اپنے قہر سے منوائینگے کیونکہ سب خزانے ہمارے قبضۂ اقتدار میں ہیں +

اسی کے آثار میں سے طاعون۔ زلزلے اور وبائی بیماریاں ہیں لیکن لوگ ہیں کہ باوجود اس تباہی کے نہیں مانتے۔ تعجب کی بات ہے کہ نمبردار تحصیلدار دستکا دے۔ تو زمیندار کی جان نکلتی ہے۔ ہوش اڑجاتے ہیں لیکن خدا کی طرف سے مامور آکر سناتے ہیں کہ فرمانبرداری کروگے تو انعام پاؤگے۔ اور اگر نافرمانی کروگے تو نقصان اٹھاؤگے۔ مگر اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ ایک تحصیل کے چپڑاسی کا رعب تو ہے لیکن خدا کے فرستادوں اور پھر حضرت موسےٰ۔ حضرت عیسےٰ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم جیسے فرستادوں کا رعب نہیں۔ یہ بے ایمانی کا نشان ہے۔ طاعون سے گھروں کے گھر ویران ہوگئے۔ اگر اب بھی نہیں جاگوگے۔ تو پھر کونسی آفت ہے جو تمہیں جگائے گی یا خدا تعالےٰ اپنی بات کو چھوڑدے گا۔ بال ہٹ تریا ہٹ۔ راج ہٹ۔ یہ تین ہٹیں بہت مشہور ہیں مگر خدا کی ہٹ کے مقابلہ میں یہ کیا چیز ہیں۔ اگر طاعون اور زلزلوں سے لوگ نہیں مانیں گے۔ تو وہ اپنی اور آفتیں نازل کردے گا۔ کیا اس کے خزانوں میں عذابوں کی کچھ کمی ہے وہ سب کو ایک دم میں بیکر کوڑا کرکٹ بناسکتا ہے۔ وہ بچہ جو اپنے آپ کو سنبھال بھی نہیں سکتا۔ وہ تو اپنی ہٹ نہیں چھوڑتا۔ وہ عورت جو خاوند کی محکوم ہے وہ اپنی ہٹ نہیں چھوڑتی۔ وہ راجہ جو مخلوق کا بنایا ہوا راجہ ہے۔ وہ بھی جب بول اٹھتا ہے کہ میں یہ کام کرونگا نوکر کے رہتا ہے۔ تو پھر وہ جو ان سب کا رب ہے۔ کیا اسکے آگے ہماری ہٹ چل سکتی ہے۔ پس سن رکھو کہ جو نافرمانیوں اور خدا کے ماموروں سے شوخیاں کرنے سے باز نہیں آتے ان کو منوایا جائے گا۔ دیکھو عرب کے لوگوں نے کم ہٹیں نہیں کیں۔ مگر رسول اللہ کے مقابلہ میں ان کی کچھ پیش نہ گئی۔ وہی لوگ جو باعزت کہلاتے تھے۔ آخر ذلیل وحقیر ہوئے اور ایسے کاٹ دیئے گئے کہ بے نام ونشان رہ گئے۔ ابوجہل سید العرب تھا۔ محمد رسول اللہ کے مقابلہ میں کیا وہ اڑ سکا۔ پھر یہاں تک خدا کے پاک بندی کو کامیابی ہوئی۔ کہ ہر ایک بستی میں سید کہلانے والا کوئی نہ کوئی موجود ہے۔ مگر ابوجہل کی نسل سے کوئی نہیں بنتا۔ باوجودیکہ نسل اس کی موجود ہے۔ مگر اس کی طرف منسوب ہونا عار کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ سید کیا ہیں۔ رسول اللہ کے لڑکے کی نہیں بلکہ لڑکی کی اولاد ہیں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کچھ بھی ہو کسی طرح رسول اللہ صلعم سے ہمارا تعلق تو بنا رہے۔ گو قرآن مجید میں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم آیا ہے اور ابوجہل کی اولاد ہونا کوئی بری بات نہیں۔ مگر پھر بھی لوگ پسند نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا کے مامور کا مقابلہ کیا۔ پس وہ ذلیل وحقیر ہوا +

[illegible]

اب میں بتاتا ہوں کہ وہ تقویٰ کیا ہے۔ جس کے حصول کے لئے یہ ارشاد فرمایا۔ تقوے کے تین مدارج ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے مجھے سمجھائے (اور بھی ہیں مگر اللہ تعالےٰ نے اس وقت بیان کرنے کے لئے یہی دل میں ڈالے ہیں) اور میں انہیں ایسی طرز میں سنانے کی کوشش کرونگا کہ زمیندار بھی سمجھ جائیں۔ لیکن انکے بیان کرنے سے پہلے میں اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ تقویٰ ایک ایسی نعمت ہے کہ جس شخص کو حاصل ہو پھر وہ اس کے مقابل میں دنیا کی کسی چیز کی پروا نہیں کرتا۔ چنانچہ ایک بات حضرت اقدس کی مجھے یاد آگئی۔ آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ کو سنائی جائے۔ کیونکہ اگرچہ میرا حضرت سے دُہرا یعنی جسمانی و روحانی تعلق ہے۔ مگر روحانی لحاظ سے آپ بھی انہی کے بیٹے ہیں۔ آپ کی نوٹ بک میں نے دیکھی۔ آپ کا معمول تھا کہ جب کوئی پاک خیال پاک جذبہ دل میں اُٹھتا۔ تو آپ لکھ لیتے۔ اس نوٹ بک میں خدا کو مخاطب کرکے لکھا ہے۔ اُو میرے مولےٰ۔ میرے پیارے مالک میرے محبوب میرے معشوق خدا۔ دنیا کہتی ہے تو کافر ہے مگر کیا تجھ سے پیارا مجھے کوئی اور مل سکتا ہے۔ اگر ہو تو اسکی خاطر تجھے چھوڑ دوں۔ لیکن میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ جب لوگ دنیا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں کس حال میں ہوں۔ اس وقت تو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو پھر اے میرے مولےٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے پھر میں تجھے چھوڑ دوں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ لیکن تقوےٰ ایک دم میں حاصل نہیں ہوتا۔ یہ نہ سمجھو کہ ایک دم میں تم کو اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج مل جائیں۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ ادھر بیعت کی اور ادھر علم روحانی کے دروازہ کھل جائیں لیکن اللہ تعالےٰ کے سب کام وقت پر ہوتے ہیں چنانچہ قرآن شریف میں اس بات کو عجیب طور سے بیان کیا ہے لیکن چونکہ اکثر لوگ آیات قرآنی کے ربط کی طرف توجہ نہیں کرتے اس لئے ناواقف رہتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔ ولقد خلقنا السموات والارض وما بینھما فی ستة ایام ومامسنا من لغوب فاصبر علےٰ مایقولون بظاہر خلق السموات والارض اور پھر فاصبر علےٰ ما یقولون۔ میں کچھ ربط نہیں معلوم ہوتا ہے مگر تدبر کرنے سے صاف کھلتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ میں نے خدا ہو کر زمین وآسمان کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور اس عرصہ کی وجہ سے میں تھکا نہیں۔ تو تم نے اے نبی خدا کا بندہ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے نہ خدا ہونے کا۔ پس تم کیوں گھبراتے ہو۔ خدا تعالےٰ کے سارے کام صبر کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ۹۔ ماہ میں نطفہ سے بچہ بنتا ہے پھر بچہ سے جوان اور جوان سے بوڑھا ہوتا ہے۔ اب تمہارے ساتھ جو وعدے ہیں وہ بھی ضرور پورے ہونگے تم تسبیح میں لگے رہو۔ یعنی خدا تعالےٰ کی قدوسیت اور اپنی احتیاج کا اقرار اور وعظ کرتے رہو۔ کامیاب ہوجاؤگے اجی سوچنے کی بات ہے کہ جب خدا تعالےٰ تمام نقصوں اور عیبوں سے پاک ہے۔ جب وہ اپنے کام بہ سہج کرتا ہے تو تم جو پاک نہیں۔ تمہیں کیا جلدی ہے۔ اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ اسی جلدبازی کی وجہ سے بدظن ہوجاتے ہیں۔ کہ آتے ہی کہدیا۔ ہم نے بیعت تو کرلی۔ مگر ہمیں رسول کی زیارت کیوں نہیں ہوئی۔ ہم کو اولیاء اللہ کے مدارج کیوں نہیں مل گئے۔ ہمیں تجارت میں کیوں گھاٹا ہوا۔ یہ سب فاسد خیالات ہیں۔ خدا تعالےٰ نے جب رسول کریم صلعم

کی خاطر اپنے قواعد نہیں توڑتا- تو تم کہاں کے تیس مارخان ہو کہ تم جو کہو- وہ فوراً ہو جائے- غرض ہر بات صبر کے ساتھ ہوتی ہے- اور تقوے کا پہلا درجہ صبر ہے- ایک مفسر نے تقوے کی تعریف کی ہے جو مجھے بہت پسند ہے مگر مفسر سے میری مراد کشاف- خازن- کبیر- جلالین کے مفسر نہیں- بلکہ وہ جو قرآن پڑھایا کرتے تھے- وہ لکھتا ہے- کہ تقوے کی یہ مثال ہے کہ ایک تنگ رستہ جس کے ارد گرد کانٹے دار جھاڑیاں ہوں جنکی شاخیں راستہ کے ارد گرد پھیلی ہوئی ہوں- اور اس میں کسی ایسے انسان کو گزرنا پڑے- جس نے بڑا کھلا چغہ پہنا ہوا ہو- تو جس طرح یہ آدمی اپنے کپڑے سنبھال کر گزرتا ہے اور چاروں طرف احتیاط کی نگاہ ڈالتا جاتا ہے- اسی طرح چاہیئے کہ انسان اپنے نفس کو دنیا کی آلائشوں سے جو اسے کئی کئی طریقوں سے اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہیں بچاتا جائے تب وہ متقی ہو سکتا ہے- غرضکہ تقوے کا پہلا درجہ صبر ہے ؛

مگر صبر کے یہ معنے نہیں کہ کوئی مرگیا تو خموش رہیں بلکہ صبر کے تین معنے ہیں (۱) انسان جزع فزع سے پرہیز کرے- مصیبت پڑے تو کہدے مولی کی چیز تھی لے گیا- (۲) بدیوں سے پرہیز کرے- نفس کو لگام چڑھائے رکھے- ایسے متقی کی مثال یہ ہے- کہ کوئی سوار ہو اور اس کا گھوڑا ابھو کا ہو- اور جس راستہ پر وہ چل رہا ہو- اس کے ارد گرد کھیت ہوں- اور گھوڑا ان میں منہ ڈالنا چاہے- اور وہ سوار اس کی لگام کھینچے رکھے تا ایسا نہ ہو کہ غیر کی کھیت کا نقصان ہو کر اس کے لئے مصیبت کا باعث ہو- اسی طرح ان درجہ کے متقی کا کام ہے کہ نفس کے سرکش گھوڑے کو لگام دیئے رکھے اور اسے محارم میں پڑنے سے بچائے رکھے- (۳) پھر صبر کے معنے قناعت کے ہیں یعنی جو احسانات اور انعامات اللہ تعالےٰ کے انسان پر ہوں تو اس سے بڑھ کر کوئی حرص نکرے ؛

ہر قسم کی بدیوں سے رُکنے والے کا نام صابر متقی ہے اور یہ سب سے گھٹیا درجہ ہے- اسکی مثال یوں ہے کہ کسی کے ہاں کوئی مہمان جائے تو اب جو کچھ میزبان دے وہی لینا ہے- اسی طرح ہم اللہ کے مہمان ہیں- جن چیزوں کے استعمال کی اجازت دی ہے وہی استعمال کرینگے ہم حقدار ہیں- یہ درجہ کوئی اتنا بڑا نہیں- جب ایک معمولی شریف مہمان کے گھر سے خود کھانا نہیں اُٹھا لاتا- اور نہ اسکی کوئی چیز لے کر چمپت ہوتا ہے تو پھر ایک مومن کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ خدا کا مہمان ہو کر بغیر اسکی اجازت کے اسکے حکم کے خلاف اسکی چیزوں میں دست اندازی کرے- اگر میزبان اپنے مہمان کے سامنے کوئی کھانا لا رکھے اور مہمان کہے کہ نہیں مجھے پلاؤ لادو- فلاں مٹھائی مجھے لادو- یا میزبان اپنے مہمان کے آگے کوئی چیز رکھ کر پھر کسی مصلحت سے اُٹھا لے اور مہمان چیخنا شروع کر دے تو وہ مہمان بہت بُرا سمجھا جائیگا- اسی طرح اللہ تعالےٰ کوئی نعمت دیکر پھر کسی اپنی حکمت سے واپس لے لے- تو جزع فزع نہیں کرنی چاہیئے- کیونکہ یہ جزع فزع محض بیوقوفی ہے- پس تقوے کا پہلا درجہ تو حبس نفس ہے- یعنی نفس کو نافرمانی حضرت رب العزت سے روکے رکھے اور اگر وہ اپنی حکمت سے اس کا کوئی بیٹا مار دے- تو جزع فزع نہ کرے- ایسے متقی کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذی اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم تم کو آزمائینگے کچھ ڈرائینگے کچھ بھوکا رکھینگے پھر مال کا نقصان ہوگا- پھر جان کا نقصان- پھر پیداوار کا نقصان- جوان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہے گا- تو اسے بشارت ہو- کہ وہ صابر کا درجہ پا گیا- کیونکہ جب اس پر کوئی مصیبت آئی- مثلاً بیٹا مر گیا- تو اس نے کہا کہ میرا کیا ہے یہ تو خدا ہی کا تھا خدا نے ہی اپنے پاس بُلا لیا- اور میں کیوں گھبراؤں میں بھی تو اُسی کا ہوں اور اُسی کیطرف لوٹ کر جانے والا ہوں (یہ صابر متقی کے نقطہ خیال سے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کے معنے ہیں) گھبراہٹ تو تب ہوتی کہ کوئی چیز کھوئی جاتی- جب انسان سمجھے کہ میں بھی وہیں جا رہا ہوں جہاں وہ بلایا گیا ہے تو کیوں گھبراؤں اور کیوں جزع فزع کروں- دیکھو کسی قادیان آنے والے کا اسباب ہو- اور وہ بٹالہ کے سٹیشن پر چھکڑے پر رکھ دیا جائے اور اس سے پہلے روانہ کر دیا جائے تو وہ مہمان بہت بیوقوف ہوگا اگر جزع فزع شروع کر دے کیونکہ آخر اُس نے بھی وہیں جانا ہے جہاں وہ اسباب پہنچے گا ؛

صبر کے دوسرے معنے اس آیت سے حل ہوتے ہیں جو یہودیوں کے بارے میں ہے کہ انہوں نے حضرت موسیٰ سے عرض کیا- یا موسیٰ لن نصبر علیٰ طعام واحد الآیۃ- دیکھئے انہوں نے خدا کے دیئے پر قناعت نہ کی- یہ خلاف صبر کیا پھر صبر نام ہے بدیوں سے بچنے اور عمل صالح پر قائم رہنے کا- یہ معنے سورہ والعصر سے حل ہوتے ہیں- جہاں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے مقابلہ میں وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر- رکھا گیا ہے جس میں حق ایمان کے مقابلہ میں رکھا گیا ہے اور صبر علموا الصالحات کے مقابلہ میں پس صبر کے معنے قرآن شریف نے بھی عمل صالح کے کئے ہیں ؛

دوسرا درجہ تقوے کا شکر ہے- اس درجے کا متقی شاکر کہلاتا ہے- قرآن شریف میں صبار شکور آیا ہے- شاکر اور صابر میں یہ فرق ہے کہ شاکر انسان پر جب دکھ آتا ہے تو وہ صابر کیطرح صرف اتنا ہی نہیں کہتا- کہ خدا کا مال تھا وہ لے گیا- بلکہ وہ ایک قدم اور آگے بڑھاتا ہے- اور کہتا ہے کہ کچھ گھبرانے کی بات نہیں- ایک چیز وہ لے گیا ہے تو کیا ہوا- فلاں فلاں نعمت بھی تو اُسی کی دی ہوئی ہے- میرا کیا حق تھا کہ وہ یہ نعمتیں مجھے دیتا- پس اس کی جناب میں شکر کا سجدہ بجا لاتا ہے- صابر گئی ہوئی چیز کی طرف خیال رکھتا ہے اور صرف اسی کے متعلق اپنا صبر ظاہر کرتا ہے- مگر شاکر کہتا ہے- جو اب میرے پاس ہے وہ بھی تو میرا حق نہیں- شاکر بھی اِنَّا لِلّٰہِ پڑھتا ہے مگر وہ اس کے اور معنے لیتا ہے یعنی وہ صرف یہ نہیں کہتا کہ جہاں وہ چیز گئی ہے میں بھی وہیں جانے والا ہوں بلکہ وہ کہتا ہے کہ یہ سب چیزیں جو میرے پاس موجود ہیں یہ سب بھی تو خدا ہی کی ہیں- تقوے ایک پہاڑی ہے- ایک شخص وہ ہے جو اس پر چڑھتے ہوئے آنے والی مصیبتوں بلاؤں چیتوں بھیڑیوں کا مقابلہ کرتا ہے اور پیچھے نہیں ہٹتا- اسے صابر کہینگے- اور ایک وہ جو نہ صرف ان کا مقابلہ کرتا ہے بلکہ ہر مصیبت پر ایک قدم آگے بڑھتا ہے- یہ شاکر ہے شاکر کا جب کوئی مال نقصان ہوتا ہے تو اسے ضائع شدہ کی فکر نہیں ہوتی بلکہ موجود پر شکر کرتا ہے- اور کہتا ہے کہ یہ بھی میرا حق نہ تھا- محض خدا کا فضل ہے اور اس طرح پر وہ محبت الہی میں بڑھ جاتا ہے- صابر نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ایک حکم تھا جو میں نے ادا کر دیا- مگر شاکر نماز کے بعد پھر سجدے میں گر جاتا ہے کہ میرے مولیٰ تیرا احسان تیرا فضل تیرا انعام ہے کہ تو نے مجھے توفیق دی کہ میں تیری عبادت بجا لایا- صابر تو صرف صدقہ دیتا ہے اور شاکر کہتا ہے شکر ہے کہ میرے مولےٰ نے مجھ سے خدمت لی- صابر فرض کے ادا کرنے کو اپنا کمال سمجھتا ہے شاکر شکر کرتا ہے کہ کروڑوں ہیں جو تیری درگاہ سے دُور ہیں- تیرا فضل ہوا کہ میں حکم بجا لانے کے قابل ہوا- صابر کسی نقصان جان پر سمجھتا ہے کہ خدا

کی چیز تھی لے گیا۔ شاکر کہتا ہے کہ الٰہی لاکھوں ہیں جن کی بیوی نہیں۔ بچہ نہیں۔ بھائی نہیں۔ بہن نہیں۔ اور مجھے تو نے یہ سب کچھ بخشا ہے۔ تیرے احسانوں کا کہاں تک شکریہ ادا کروں۔ پس وہ کسی مصیبت کے وقت کسی جان و مال کے نقصان کے وقت اَور بھی آستانہ الوہیت پر گرتا اور اپنے مولیٰ کے احسانوں پر فدا ہوتا ہے۔

دو مثالیں

دو مثالیں صابر اور شاکر کے فرق کو ظاہر کرنے کیلئے سُناتا ہوں۔ ایک تو قصہ اسلام کے پہلے کا ہے جو مثنوی میں لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مولانا روم کا معمول ہے کہ حق کہنے کیلئے کوئی نہ کوئی تمثیل ضرور پیش کر دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت لقمان ایک شخص کے ملازم تھے۔ آقا بوجہ ان کی مخلصانہ خدمات کے ان سے بہت پیار کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے پاس خربوزہ آیا جو بے بہار کا تھا۔ اس نے عجوبہ چیز سمجھ کر اسکی ایک پھانک ازراہِ محبت لقمان کو دی۔ آپ نے اسے چٹخارے لے لیکر کھانا شروع کیا۔ حالانکہ دراصل وہ خربوزہ بہت تلخ اور بدمزہ تھا۔ آقا نے اپنے وفادار مخلص غلام کو چٹخارے لیتے دیکھ کر ایک پھانک اَور دیدی۔ جو آپ نے بڑے مزے سے کھائی۔ یہ حالت دیکھکر آقا کو شوق آیا کہ میں بھی خربوزہ کھاؤں۔ کیونکہ بڑا مزیدار معلوم ہوتا ہے جب اس نے چکھا تو معلوم ہوا سخت کڑوا اور بدمزہ ہے۔ اس نے حضرت لقمان سے پوچھا کہ یہ خربوزہ تو سخت کڑوا ہے۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ میں اس خیال سے کہ آپ کو پسند ہے بار بار پھانکیں دیتا رہا۔ حضرت لقمان نے جواب دیا۔ کہ اتنی مدت آپ کے ہاتھ سے میٹھی اور خوشگوار چیزیں کھاتا رہا ہوں میں بڑا ہی ناشکر گزار ہوتا۔ کہ جس ہاتھ سے اس قدر میٹھی چیزیں کھائیں اس سے ایک کڑوی ملنے پر ناک بھوں چڑھاتا۔ پس اسی طرح شاکر متقی کہتا ہے۔ اللہ کے مجھ پر ہزاروں احسان ہیں۔ اگر ایک مصیبت بھی آگئی تو کیا ہوا۔ یہی شکریہ کا مقام ہے۔ گویا شاکر کو تکلیف کے وقت اللہ کے احسان یاد آنے لگتے ہیں۔

دوسرا قصہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کا ہے۔ اُحد کی لڑائی میں یہ خبر اُڑ گئی۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم شہید ہو گئے۔ میدان جنگ میں تو اس غلط فہمی کی تردید ہو گئی۔ لیکن دوسرے لوگوں میں یہ خبر ابھی پھیل رہی تھی۔ جب لشکر اسلام واپس لوٹا تو ایک صحابیہ دیوانہ وار بڑھی اور پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے جس شخص سے سوال کیا وہ چونکہ جانتا تھا کہ آپ بفضل الٰہی بخیریت ہیں اس لئے اُسے تو کچھ فکر نہ تھی۔ اس نے اس سوال کی طرف توجہ نہ کی اور جواب میں اس عورت کو کہا کہ تمہارا خاوند مارا گیا۔ مگر نبی کی محبت میں سوالی ہو رہی تھی۔ اس نے پھر یہ سوال کیا۔ رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ جواب ملا۔ تیرا باپ مارا گیا۔ اس نے کہا۔ مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت ہیں۔ جواب ملا۔ تیرا بھائی بھی مارا گیا۔ اس پر پھر وہ بولی کہ مجھے رسول اللہ کا حال بتاؤ۔ جواب دینے والے نے کہا کہ وہ ہر طرح سلامت ہیں مگر اسے اس پر بھی تسلّی نہ ہوئی اور اس نے کہا کہ مجھے دکھاؤ۔ وہ کہاں ہیں اتنے میں رسول اللہ صلعم بھی آگئے۔ اس نے کہا کہ جب تو زندہ ہے تو ہر مصیبت میرے لئے آسان ہے۔ میرے دوستو یہ شاکر صحابیہ تھی۔ دیکھو رسول اللہ کے مقابلہ میں باپ بیٹا اسکی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ کیا اس زمانے میں بھی کوئی ایسی مومنہ عورت ہے۔ عورت تو درکنار۔ کوئی ایسا مرد بھی تم میں موجود ہے؟ غرض شاکر وہ ہے جو فرض ادا کرنے پر پھولتا نہیں بلکہ وہ خدا کے حضور سجدے میں گر جاتا ہے۔ چندہ دینے والوں میں سے بعض تو ایسے ہیں جو چندہ دیکر صدر انجمن یا خلیفۃ المسیح پر احسان کرتے ہیں بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں فرض اَدا ہو گیا۔ مگر ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں۔ ہم پر خدا کا احسان ہے کہ اس نے ہم سے یہ خدمت لی مجھے اس زمانے کا ایک واقعہ یاد ہے کہ منی آرڈروں کے سے جو حضرت صاحب کے نام آئے ایک کوپن پر لکھا تھا کہ یہ دو ۲ روپیہ ارسال ہیں۔ ایک ۱ روپیہ لنگر کیلئے۔ اور باقی آپ خدا کیلئے اپنے نفس پر خرچ کریں اور مجھ پر احسان فرمائیں۔

پھر جب زلزلہ آیا اور حضرت اقدس باہر باغ میں تشریف لے گئے اور مہمانوں کی زیادہ آمد و رفت وغیرہ ذٰلک وجوہات سے لنگر کا خرچ بڑھ گیا۔ تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ قرض لے لیں فرماتے ہیں مَیں اسی خیال میں آ رہا تھا کہ ایک شخص ملا جس نے پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دیدی اور پھر الگ ہو گیا۔ اس کی حالت سے میں ہرگز نہ سمجھ سکا۔ کہ اس میں کوئی قیمتی چیز ہوگی۔ لیکن جب گھر آکر دیکھا تو دو سو روپیہ تھا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اسکی حالت سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی ساری عمر کا اندوختہ لے آیا۔ پھر اُس نے اپنے لئے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ مَیں پہچانا جاؤں۔ یہ شاکر کا مقام ہے۔

متقی محسن

ایک اور بندہ ہے۔ اس کا نام محسن ہے وہ شاکر سے ایک درجہ آگے بڑھتا ہے مُحسِن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو معًا اسے خیال آتا ہے کہ میرے اور بھائی بھی ہیں انکو بھی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی۔ اَور میں بڑا غافل ہوں کہ انکی خبر نہیں لیتا۔ پس وہ جب اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن پڑھتا ہے تو اسکے یہ معنے لیتا ہے کہ ہم سب لوگ خدا کے بندے ہیں یہ مصیبت مجھ ہی پر نہیں آئی بلکہ اور بھی خدا کے بندے ہیں پس وہ انکی ہمدردی کے لئے اُٹھتا ہے اور کمر ہمت چُست کرکے ایک ایک کی غمخواری میں کوشش کرتا ہے۔ جب اس کا کوئی عزیز مرتا ہے تو اسے دوسرے لوگوں کی تکلیف کا غایت درجہ احساس ہونے لگتا ہے اور وہ کہتا ہے میرے بھائیوں میں سے جس کا کوئی عزیز مرا ہے اسے بھی بہت دُکھ پہنچا ہوگا پس وہ ہر طرح سے انکی نصرت کیطرف متوجہ ہو جاتا ہے محسن صرف آپ ہی صبر نہیں کرتا اور نہ صرف خدا کے حضور موجود نعمتوں پر شکر بجالاتا ہے بلکہ وہ دوسروں سے ہمدردی کرتا ہے۔ حضرت صاحب کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ گو ماموروں اور مرسلوں کا درجہ محسنوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ مگر اس واقعہ سے محسن کا مقام ظاہر ہو جائیگا۔ مبارک احمد جب بیمار پڑا تو آپ کی محویت کا یہ عالم تھا کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ اپنے ہاتھ سے اس کو دوائی پلاتے اور دن کو آرام تو درکنار کئی راتیں جاگتے گذار دیں۔ مگر جونہی اسکی جان نکلی۔ آپ نے قلم دوات منگوائی اور لوگوں کو خط لکھنے شروع کر دیئے کہ اس ابتلاء میں صبر و شکر سے کام لو۔ بجائے اسکے جس کا بیٹا مرا وہ خود صبر کی تلقین کا محتاج ہوتا۔ یا شکر کرنا کافی سمجھتا اسے دوسروں کی فکر پڑ گئی۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ خوش ہو رہے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ کیونکہ پہلے ہی خدا نے فرما دیا۔ یہ چھوٹی عمر میں اسکے حضور واپس بلا لیا جائیگا۔ یہ صبر و شکر آپ کا۔ بلکہ دوسروں کو صبر و شکر کی تعلیم کوئی سنگدلی کی وجہ سے نہیں تھی۔ نرم دلی کا تو یہ عالم ہے کہ آپ بچہ کی تکلیف دیکھ کر رات کو بھی نہیں سو سکتے۔ یہاں تک کہ اسکی بیماری میں خدمت کرتے کرتے خود بیمار ہو گئے۔ مگر جب وہ وفات پاتا ہے تو آپ خوش ہوتے ہیں کہ خدا کی امانت تھی خدا کے پاس پہنچ گئی۔ اور پھر اس سرور کا اثر آپ کے چہرہ مبارک سے بھی ظاہر ہے اور آپ خط پر خط لکھ رہے ہیں اور تقریر پر تقریر کئے جا رہے ہیں۔ کہ خدا کا بڑا فضل بڑا احسان ہُوا۔ تم لوگوں کو بھی شکر بجالانا چاہیئے۔ آپ کو اپنے بیٹے کی فکر نہیں پڑی بلکہ لوگوں کی فکر پڑی کہ شاید اسی راہ سے میرے مولیٰ کا جلال دُنیا پر ظاہر ہو۔ یہ درجہ محسن کا ہے۔

تقویٰ کے تین درجے از روئے قرآن مجید

ان تینوں مرتبوں کا ذکر اس آیت میں ہے: لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ پہلا درجہ اتقاء کا تو ایمان و عمل صالح ہے جو صابر متقی کی شان ہے۔ پھر تقوے کریں۔ اور ایمان پر ثابت قدم ہوں۔ یہ شاکر متقی کا ذکر ہے۔ پھر تقوے کریں اور احسان میں بڑھیں۔ یہ محسن متقی کی شان ہے اور اللہ محسنوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اس جگہ پہلے دو درجوں کا نام نہیں۔ لیکن قرآن شریف کے دوسرے مقاموں سے معلوم ہوتا ہی کہ محسن سے پہلے صابر و شاکر ہی کا درجہ ہے۔

خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو تینوں درجوں کا متقی بنائے۔ تقوے کوئی آسان بات نہیں۔ کہنا تو آسان ہے پر کرنا مشکل۔ دیکھو تم وعدہ کر چکے ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ضروری ہے کہ اس پر ثابت قدم رہو اور اعمال صالح میں ترقی کرو۔

(باقی آئندہ)

لِلّٰہ الحمد ٹھکانے لگی محنت مری

اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا موقعہ خوشی کا ہو سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پہلے ردّ افترا اور بعد میں بنگال کی دلجوئی کو از حد پسند فرمایا۔ اور اپنی خاص دعاؤں میں مجھے یاد کیا۔ اس کا اجر جزیل خدا تعالےٰ ہی انہیں عطا کرے۔ حضرت والا نے مجھے ارشاد کیا ہے کہ بالضرور انگریزی اور بنگلہ ترجمہ بنگال کی دلجوئی کا شائع کیا جاوے۔ اور اس میں اشد تاکید فرمائی انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔ بنگالی کا انتظام کر رہا ہوں۔ جو جلد نکل جاوے گا۔ پہلے یہ رسالہ دو ہزار چھاپا تھا۔ اس میں سے کوئی سوا صد کے قریب مختلف شہروں میں بغرض تقسیم مفت جا چکا ہے۔ اب پانچ ہزار اردو کا آرڈر اور دیدیا ہے انگریزی اور بنگالی بھی اسی قدر شائع ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کار ثواب میں میرے ساتھ اور بھی شریک ہوں لیکن نشاط خاطر سے مجھے اطلاع دیں اور ویسے برائے تقسیم مفت جو چاہے۔ مجھے محصول ڈاک بھیجکر منگوا لے۔ ردّ افترا ابھی محصولڈاک بھیجنے پر بغرض تقسیم روانہ ہو سکتا ہے سخت ضرورت ہے کہ عیسائی سرکل میں ردّ افترا شائع کیا جاوے۔

خواجہ کمال الدین وکیل۔ احمدیہ بلڈنگس۔ نولکھا لاہور

ادعیۃ الاحادیث

اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے جناب قاضی اکمل صاحب کو کہ وہ ہمیشہ نہایت مفید رسالے تالیف کر کے شائع کرتے ہیں۔ حال میں انہوں نے ان دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ جو احادیث میں آئی ہیں۔ ساتھ ہی ان کا اردو میں ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ یہ کتاب نہایت عجیب نعمت ہے ہر مسلمان کو چاہیئے اسے خرید کرے۔ دعاؤں کو یاد کرلے اور کتاب کسی اور کو دیدے۔ یہ کتاب دفتر تشحیذ الاذہان سے مل سکتی ہے اور اس کی قیمت ا؍ ہے۔

شیخ سنوسی اور ظہور حضرت امام مہدی آخر الزمان

یہ رسالہ ہندوستان کے مشہور لٹریری صوفی خواجہ حسن نظامی صاحب کی تازہ تصنیف ہے۔ اس میں جناب خواجہ صاحب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ شاہ انگلستان بمعہ قوم انگریز مسلمان ہونے والے ہیں۔ اور مہدی کا ظہور جلد ہونے والا ہے اور خبر کی بنا ان بزرگ صوفیاء کے اقوال پر ہے۔ جو انہیں سفر بلاد اسلامی کے دوران میں ملی۔ قیمت رسالہ ۴؍ علاوہ محصولڈاک ہے۔ اور ملنے کا پتہ دفتر رسالہ نظام المشائخ دہلی ہے۔ مہدی تو آ چکا ہے۔ مگر ممکن ہی ظہور سے مراد کچھ اور ہو۔ اس پر مفصل انشاء اللہ پھر کبھی بعد میں لکھا جائے گا۔

ضروری بات۔ ادعیۃ الاحادیث کی تین جلدوں کے واسطے ۳؍ کے ٹکٹ آنے چاہئیں زائد وی پی منگوائیں۔

افغانستان میں احمدیت

افغانستان کے علاقہ سے ہر سال احمدی برادران آتے ہیں۔ ان کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہے جو صاحبان آتے ہیں وہ اوروں کے نام کی درخواست بیعت لے آتے ہیں۔ جو خود نہیں آسکتے۔ اس سال جو فہرست آئی ہے۔ وہ درج ذیل ہے:

عبدالرحیم خان ولد عمرا خان۔ خواجہ محمد۔ پیر محمد۔ محمد عارف عبدالمجید خان ولد " عبدالغنی۔ عبدالواحد ثانی۔ عبدالحکیم خان " " میر محبوب۔ محمد علی۔ محمد اسحٰق محمد جلال۔ سید جلال۔ ملاں سید محمد۔ عبدالرحمٰن۔ محمد جان محمد نادر خان۔ میر افضل محمد احسن۔ میراں جان۔ میر جلال الدین سید عرب۔ عبدالجبار خان حبیب اللہ خان۔ محمد نعیم۔ شمس الدین خان۔ عبدالواحد خان۔ ثانی عبدالمجید خان۔ میر احمد خان۔ غلام محی الدین۔ عبدالرحمٰن۔ عبدالحلیم۔

ضرورت ملازم

ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو زمینوں کا کام جانتا ہو۔ اور انتظامی معاملات کا خاص تجربہ رکھتا ہو۔ حساب اردو لکھنے پڑھنے سے واقف ہو۔ جوان۔ محنتی۔ سدیا ہوا۔ چلنے پھرنے والا ہو۔ خط و کتابت م۔م معرفت قاضی اکمل صاحب قادیان۔ ضلع گورداسپور۔

اصلی ست سلاجیت گلگتی

یہ مومیائی جو ہمارے ایک معزز معتبر بھائی گلگت کے پہاڑوں سے لاتے ہیں۔ جسم کی تمام طاقتوں کے واسطے عجیب گن رکھتی ہے۔ یہ ایک مجرب دوائی ہے۔ بیدک اور طب کی کتابیں اس اکسیر کی تعریف سے بھری پڑی ہیں۔ جریان منی۔ کمی قوت۔ سانس بلغم بواسیر۔ فساد خون۔ درد کمر۔ کثرت پیشاب۔ جوڑوں کے درد۔ پیٹ کے کیڑے سب بیماریوں کو دور کرتی ہے تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے۔ آپ خود کتابیں پڑھ کر دیکھ لیں قیمت فی تولہ اصلی ایک روپیہ ۳۱ جنوری تک ۱۲؍ ار۔ بدر ایجنسی۔ قادیان

ست بچن

الحمد للہ۔ پھر تصنیف لطیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام یعنی ست بچن چھپکر شائع ہو گیا۔ یہ کتاب تین چار سال سے بالکل ختم ہو چکی ہوئی تھی۔ چونکہ اکثر احباب کو [illegible] تڑپ اور انتظار تھی کہ کب چھپکر شائع ہوگی۔ خدا کے فضل [illegible] اب حضرت صاحبزادہ صاحب میرزا میاں محمود [illegible] صاحب نے چھپوایا ہے۔ جو اسکے طالب ہیں انکو مژدہ ہو۔ جلد منگوا کر مطالعہ فرما دیں۔ یہ کتاب خصوصیت سے سکھ مذہب کی حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمایاں کاموں سے ہے۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ۱۱؍ صفحات حجم ۱۷۶۔ ملنے کا پتہ محمد یٰسین تاجر کتب مہتمم کتبخانہ حضرت اقدسؑ۔ قادیان۔ گورداسپور

یک صد روپیہ

ایام جلسہ میں کوئی صاحب دفتر محاسب میں اپنے چندوں کے درمیان ایک نوٹ مبلغ یک صد روپیہ کا دو ٹکڑوں میں دے گئے ہیں۔ کلرک بسبب کثرت کام ہر دو ٹکڑوں کے نمبر ملانے سے اسوقت قاصر رہا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ لہٰذا احباب اپنی اپنی جگہ غور کریں۔ جو جو صاحب اپنے چندوں کے درمیان سو روپے کے نوٹ کے ٹکڑے دے گئے ہیں۔ وہ اپنے ہاں کے باقی نوٹوں کو بغور دیکھیں۔ ایک ٹکڑے کا نمبر $\frac{68}{74}$ 59543

دوسرے ٹکڑے کا نمبر $\frac{68}{74}$ 59543 ہے۔ محمد دین عفی عنہ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں روزانہ درس قرآن شریف ہوتا ہے۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیریت ہیں۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اڑھائی ماہ کی رخصت پر قادیان آ گئے ہیں حضرت میر ناصر نواب صاحب ہمیں تشریف فرما ہیں اور دار الضعفاء بنانے کی کوشش میں ہیں احباب سے کافی چندے کے منتظر ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ ۵ جنوری کو کھل گئے ہیں طلباء مدرسہ کی ٹیم ٹورنمنٹ پر گوجرانوالہ گئی ہے ہمارے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مولوی صدر الدین صاحب کے والد ماجد فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آج ۵ جنوری کو یہاں خوب بارش ہو رہی ہے۔ منشی سکندر علی صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہاں اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے نام عطاء اللہ رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود مسعود کے لئے صلاحیت۔ تندرستی اور طوالت عمر کی دعا کریں ۔

بٹالہ قادیان روڈ

بٹالہ سے قادیان تک خام سڑک پر جو تکلیف مسافروں کو اٹھانی پڑتی ہے اسکے متعلق بعض احباب کہا کرتے ہیں کہ کلکتہ سے بٹالہ تک سفر کی اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی بٹالہ سے قادیان تک ہے اس کے متعلق کئی دفعہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے۔ اور حکام کو اسطرف توجہ دی جا چکی ہے۔ مگر حال میں ضلع کے نیک دل اور بیدار مغز حکام بالخصوص میجر ایلیٹ صاحب کو اس طرف توجہ دلانے کے واسطے معزز ہمعصر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھا ہے جس کی ہم بڑے زور سے تائید کرتے ہیں اور انشاء اللہ اگلے اشاعت میں اس تحریک کی پوری نقل کر کے اخبار حکام بالا دست کی خدمت میں ارسال کیا جاویگا ۔

الخطبہ ۱۱

مسمی میرن۔ قوم نجار۔ عمر ۲۲ سال۔ شکل شباہت عمدہ۔ صحیح و سالم۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے ساکن موضع گھنوکے۔ ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ۔ کام سیب خراس۔ معمار۔ نکاح کا خواہاں ہے ۔

چٹیں ملاحظہ فرماویں

پتوں کی چٹیں نئی چھاپی گئی ہیں۔ سب صاحبان اپنی اپنی چٹ کو ایک دفعہ بغور ملاحظہ فرماویں اور اگر کوئی غلطی ہو تو مطلع کریں ۔

العزیز

علمی۔ ادبی۔ اسلامی۔ مضامین کا ماہوار رسالہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے قیمت سالانہ معہ محصول عہ ر

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کی خبریں بدستور قریباً بند ہیں۔ اٹلی سواحل پر قابض ہے اور کچھ اندرونے تک بھی پہنچ چکی ہے لیکن طرابلس کا لینا جیسا آسان اس نے سمجھا تھا ویسا آسان ثابت نہیں ہوا۔ آخری تار جو آیا ہے وہ یہ ہے کہ ترکی و اٹلی نے شرائط کا فیصلہ کر لیا ہے اور جنگ قریب الاختتام ہے۔ اس خبر کی تفصیل ہنوز نہیں کھلی ۔

ایران میں مسلمانوں کا سخت کشت و خون ہو رہا ہے روسی فوجیں بھری پڑی ہیں جن کا نکلنا اب کار سے دارد۔ جو قتل ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر مذہبی پیشوا ہیں۔ آجکل مسلمانوں میں نہ شیعوں کو امن ہے نہ خارجیوں کو اور نہ سنیوں کو۔ سب پر ایک ہی چھرا چل رہا ہے۔ اللہ امان دیوے ۔

چینی جھگڑا۔ دنگہ فساد کے بعد جمہوری سلطنت قائم ہوئی اور ڈاکٹر سن یات سین وہاں کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا ۔

آئرلینڈ کے ہوم رول پر انگلستان میں جنگ شروع ہو گئی تقریروں کی جنگ۔ انگلستان میں پارچہ بافی کے ملازموں کو مرض سٹرائک لاحق ہو گیا ہے۔ ہزاروں بیکار پھرتے ہیں یہ بھی من جملہ فرنگی امراض کے ایک ہے۔ امریکہ کی پریسیڈنٹی کے انتخاب کا وقت قریب آیا۔ روزویلٹ پھر امیدوار بنا ہے۔ کیوں ایک لائق آدمی کو عمر بھر کے واسطے پریسیڈنٹ نہیں بنا دیتے کہ نئے دن کا جھگڑا ہی مٹ جاوے ۔ طرابلس میں مسلمانوں اور اہل ہسپانیہ کے درمیان جنگ ہو رہی ہے ہر جگہ مسلمان قتل کئے جا رہے ہیں اللہ ہی رحم کرے ۔ مسجد لنڈن کے واسطے بیگم صاحبہ بھوپال نے سات ہزار اشرفی عنایت کی۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے ۔ یہ روایت برگردن پرکاش ہے کہ دہرم پال نے ایڈیٹر وش گرٹ سے مبلغ یک صد روپیہ ویدوں کی ستی خراب کرنے کے اقرار پر لیا ہے ۔ ایک ایسا آلہ طیار کیا گیا ہے جو جہازوں کو غرق ہونے سے بچائے۔ مگر جنہوں نے غرق ہونا ہے وہ پھر بھی ہوتے ہی رہینگے۔ بنگالی دماغ سڈیشن کیڑے سے ہنوز فارغ نہیں ہوا۔ ایک بنگالی انہیں دنوں میں جب کہ حضور ملک معظم کلکتہ میں تشریف رکھتے تھے ایک مفسدانہ پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ۔ ایک لڑکی پونیاں سے اغوا کی گئی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد آریہ سماج وچھووالی میں جب کا بیاہ کسی سے کیا جا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ لی مقدمہ چل رہا ہے ۔ ریلوے کے صاحب بہادر نے حکم دیا ہے۔ کہ اہل ہند کو نیٹو نہ لکھا جاوے۔ انڈین لکھا جاوے ۔ تعطیل جمعہ کا میموریل کو بادشاہ کے حضور پیش ہونے سے اس بنا پر رد کیا گیا تھا کہ یونیورسٹی کے چارٹر کے ملنے میں فرق نہ آوے مگر مسلمانوں کی قسمت ہی کچھ ایسی ہے کہ تعطیل کا معاملہ پیش نہ ہوا اور چارٹر سر دست مل نہ سکا ۔ اڈین نے ایک نئی ایجاد کی ہے کہ دہات کے کاغذ بنا کریں گے ۔ مسافر آگرہ لکھتا ہے اگر کوئی شخص ارتکاب جرم کرنے کے بعد سزا سے بچنا چاہے تو اس کے لئے منجملہ دیگر ذرائع کے ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ بپتسمہ لیکر مشن کے احاطہ میں داخل ہو جاوے پھر پادری صاحب معاملہ کو خود سنبھال لیں گے۔ ہمیں یہ فقرہ پڑھ کر خیال ہوا۔ کہ یہ سنبھالنا شاید کفارہ سے ہو گا۔ مگر جو مسافر نے مثال دی ہے وہ کفارہ سے بچنے کی نہیں بلکہ کسی ناجائز ذریعہ کے اظہار سے ہے۔ تاہم صرف ایک مثال سے کوئی بات بپایہ ثبوت نہیں پہنچ سکتی۔ مسافر اگر اس معاملہ میں سچا ہے تو اسے بہت سی مثالیں پیش کرنی چاہئیں ۔ دہلی پایہ تخت ہونے کے سبب ولایتی ڈاک براہ کراچی آیا کرے گی ۔ دہلی میں فوائد اہل ہند کو مدنظر رکھ کر ایک نیا اخبار نکالنے کی تجویز ہے ۔ جرمن میں ایک نئی توپ بنائی گئی ہے جو پہلی توپوں سے بھی زبردست ہے۔ شامت ایشیاء اور افریقہ جو خالی ہاتھ بیٹھا ہے ۔ دہلی دربار کے موقعہ پر ۶۳۷۰۰ فوجداری قیدی رہا ہوئے ۔

اطلاع

اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف شائع نہیں ہو سکا ۔

رسید زر

مورخہ ۱۸۔ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

قاضی فضل الٰہی صاحب ۱۹ للعہ عبد الوہاب صاحب ۲۷۹ للعہ محمد یعقوب۔ محمد یحییٰ صاحب [illegible] منشی انوار حسین صاحب ۳۰۷ للعہ میاں عمر الدین صاحب ۸۳ للعہ سکرٹری انجمن خادم الاسلام صاحب ۸۵ للعہ محمد اشرف بیگ صاحب ۶۳ للعہ سید امیر علی شاہ صاحب ۱۸۱ للعہ منشی عبد الرزاق صاحب ۱۶۷ للعہ منشی عبد العزیز صاحب ۲۸۳ عہ

مورخہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

منشی غلام رسول صاحب ۱۴۶ عہ بابو محمد عثمان صاحب ۱۸۱ ۲۳ للعہ

مورخہ ۲۰۔ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر حسن علی صاحب ۲۴۳۳ للعہ مولوی محمد امین صاحب ۳۶ ۲۰ عہ چودھری محمد سرفراز خان صاحب ۱۷۵ سعہ خریدار نمبر ۴۰۳ للعہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۱۹ للعہ

کتب بدر ایجنسی

رعایتی قیمت کتب

یہ رعایت ۲۰ جنوری تک رہیگی

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
براہین احمدیہ ہر چہار حصہ مجلد	۵ر	۳؎
درثمین اردو بے جلد	۳ر	۲ر
درثمین فارسی بے جلد	۵ر	۳؎
فتاوے احمدیہ ۔ ہر سہ جلد مکمل ۔ حضرۃ اقدس نے اپنی زندگی مین جن مسائل پر فتوے دئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے مین	عہ	
درثمین اردو مجلد	۴ر	۳ر
درثمین فارسی مجلد	۶ر	۴ر
درثمین فارسی اردو مکمل مجلد	۹ر	۸ر
مضمون بر غلامی ۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے	۸ر	۳ر
مضمون بر عصمت انبیاء مولوی محمد علی صاحب	۱۰ر	۷ر

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستون کے واسطے یہ رعایت ۱۵ ۔ فروری تک رہیگی لیکن ان کیطرف سے پوری قیمت بمعہ محصولڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے ؎

مفصلہ ذیل کتب کی قیمت ۲۰ جنوری تک نصف کر دی گئی ہے

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
اربعین اردو	۵ر	۲ر
مکتوبات احمدیہ	۸ر	۴ر
سلک مروارید حصہ اول	۴ر	۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۷	عہ	۸ر
پارہ ۲۹	عہ	۸ر
مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر
اسماء الحسنٰی	۵ر	۲ر
موعظۃ الحسنٰی	۲ر	۱ر
سلک مروارید حصہ دوم	۴ر	۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۹	عہ	۸ر
مجربات نور الدین حصہ دوم	۱۰ر	۵ر

مفصلہ ذیل کتب اصلی قیمت پر دی جائینگی

مباحثہ مونگھیر ۴ر ۔ تصدیق کلام ربانی ۸ر ۔ عبرت ۴ر ۔ ثنائی ہرزہ درائی ۲ر
چودہوین صدی کا یہودی ۲ر ۔ ثنائی فرار ۔ ۳ر ۔ واقعات بھاگلپور ۴ر
علمائے خلف ۔ ۸ر ۔ ثنائی چکر ۱ر ۔ نور دل ۱ر ۔ حق کا پرچار ۴ر
یرمیاہ نبی کی پیشگوئی ۱ر ۔ بائبل کا پرچار ۱ر ۔ اسلام کا گرو ۔ نجات کی حقیقت ۱ر
نیر اسلام ۔ مولفہ شیخ رحیم بخش صاحب ۔ نومسلم واعظ ۔ ۵ر
محمد رسول اللہ ۔ بجواب "رسالہ مسیح یا محمد" ۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم ۱ر
اسلام کی پہلی کتاب ۔ ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ چھاپی گئی ہے ۴ر
قصیدۂ مہدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ بمعہ ترجمہ پنجابی نظم از فاضل جلیل حضرت مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب ۔ ۳ر
احمدی پاکٹ بک ۔ مولفہ سید عبد الحی عرب ۔ مولوی فاضل ۔ ہر دو حصہ ۴ر
عربی بول چال ۔ ۔ اردو عربی ۔ عربی بولی سیکھنے کے لئے عمدہ طرز ۲ر
چولہ گورو بابا نانک صاحب ۔ بابا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونیکا ثبوت ۔ ۱ر
لکچر مہر سنگھ ۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب کا لکچر ۔ بابا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر ۔ ۱ر
حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۔ اردو ۱ر
نغمۂ اکمل ۔ اردو نظم ۔ از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم ۔ سلسلہ کی خدمت مین ۲ر
ردّ افتراء ۔ مصنفہ خواجہ صاحب ۔ ایک عیسائی پادری کے جواب مین ۔ محصولڈاک آنے پر مفت
تحفۃ العرب ۔ عربی ۔ عرب عبد الحی کی تصنیف ۔ ائمہ سلف کے عقائد ۔ مسیح کی وفات ۔ قرآنی اور احادیثی دلائل ۔ ۳ر
سنت احمدیہ ۔ نماز ۔ روزے کے فقہی مسائل کا آیات و احادیث سے بیان ۔ ۴ر
عقائد احمدیہ ۔ اردو ۔ احمدی اور غیر احمدی کے عقائد ۔ آیات و احادیث سے احمدیت کے دلائل ۱ر
ثنائی چکر ۔ اردو ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت دعوت ۔ ۲ر
احسن القصص ۔ اردو ۔ سورۂ یوسف کا ترجمہ مع تفسیر ۔ مصنفہ اکمل صاحب ۔ ۲ر
سفرنامۂ ناصرہ ۔ اردو نظم ۔ از حضرت میر ناصر نواب صاحب ۔ ۳ر
شدھی کی اشدھی ۔ اردو ۔ میر قاسم علی صاحب ۔ ردّ آریہ ۔ ۶ر
گلدستۂ حمد ۔ نظم حضرت میر صاحب ۔ ۱ر
سری نہہ کلنک اوتار ۔ اردو ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت ۔ ہندو کتابوں سے ۔ ۸ر
فتح دین ۔ پنجابی نظم ۔ وفات مسیح کے ثبوت مین ۔ ۳ر
کرشن لیلا ۔ ایک ہندی نظم ۔ لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت ۔ ۱ر
مورکھ بیدھ ۔ پنجابی نظم ۔ سلسلہ کی صداقت مین ۔ ۱ر
الاستخلاف ۔ آیات قرآنی ۔ شیعہ کے تمام اعتراضون کا جواب ۔ ۴ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح ۔ اردو نظم ۔ سلسلہ کی تائید مین ۔ ۱ر
نظم مستورات ۔ پنجابی نظم ۔ عورتون اور بچون کے لئے سلسلہ کی تائید مین مفید ہے ۱ر
شہادت آسمانی حصہ اول ۔ ایک سخت مخالف کی کتاب فضل رحمانی کا جواب ۔ ۵ر
" " حصہ دوم ۔ ۲ر
معیار اہل دین ۔ راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ ۳ر
کاسۂ ہندی ۔ اللہ داد خان صاحب بی اے ۔ پنجابی نظم ۔ سلسلہ کی تعلیم مین نہایت مفید ۱ر
کاسۂ احمدی ۔ مولوی غلام رسول صاحب " " ۱ر
تحفۂ آصفیہ ۔ اردو ۔ تحفہ نظام حیدر آباد دکن بالقابہ کے لئے تبلیغ ۔ ۳ر
کتاب الصیام ۔ روزون کے متعلق تمام احکام اور انکی فلاسفی ۔ ۱ر
اسوۂ حسنہ ۔ لکچر خواجہ کمال الدین صاحب ۔ ۸ر
نور القرآن ۔ حصہ اول ۔ ردّ عیسائی و آریہ ۲ر
" " حصہ دوم ۔ ۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ ۔ ۱ر
رویائے صالحہ ۔ مسیح موعود کے لئے جو نشانات ضروری ہین ۔ ان کا ذکر ۔ ۴ر

فہرست مبائعین

(نو مریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ بیعت کی)

حاجی امام الدین صاحب ۔ دیہہ ۳۹ ڈاکخانہ راو ہتی ملک سندھ
چودھری لال خان صاحب نمبردار مکیم پور ڈاکخانہ کھیوال گجرات
پیر محمد یوسف شاہ صاحب معرفت یار محمد خان صاحب تحصیل کشتوار
منشی برکت علی صاحب کلرک پلٹن نمبر ۹۰ ۔ اوکے اشل
سلیمان صاحب بہرہ ۔ جاب فینی صاحب بہرہ کپتان
نور الدین صاحب ۔ جعفر آباد ۔ رعیۃ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ مبارک علی صاحب ۔ نائب مدرس اردو سکول چندا اسمال کاٹ سیکٹ
پسر 〃 〃 〃 〃 〃 〃
محی الدین صاحب ۔ کھرک جانان متصل بھینو تحصیل گوہانہ تک
اہلیہ محمد خان صاحب ۔ سگنیلر ۔ قصور
احمد الدین صاحب ملازم پولیس ۔ لودیانہ
دولت خان صاحب ۔ سٹروعہ ضلع ... ار پور
مشہود الحق صاحب ۔ سب انسپکٹر ۔ تھانہ شاہ کنڈ ضلع بھاگلپور
اہلیہ 〃 〃 〃 〃 〃
حافظہ خورشید امن 〃 〃 〃
برکت بی بی اہلیہ مستری نظام الدین صاحب چنگریاں ڈاکخانہ بھلوڑ
منشی امام الدین صاحب سب اورسیر ۔ سندری ضلع لائلپور
اللہ دتا صاحب ۔ غلہ منڈی دوکان شیخ سراج الدین صاحب
ودوست محمد لائل پور ۔ واہلیہ دتا بھتے ۔
لکھو صاحب ۔ نہ یرہ ۔ ضلع فیروزپور
نا...ر صاحب ۔ گھٹالیاں ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
حاکم صاحب معہ اہلیہ حاکم بی بی 〃 〃 〃
نظام الدین صاحب معرفت اکبر علی صاحب ۔ ... زید کا ستراہ سیالکوٹ
شاہ دین صاحب 〃 〃 〃 〃
بہاول صاحب 〃 〃 〃 〃
مسماۃ نعمت صاحبہ دختر احمد دین صاحب ۔ چک اسکندر گجرات
اہلیہ نعمت صاحب 〃 〃 〃
جنت دختر حافظ محمد صاحب 〃 〃 〃
عبداللہ و کرم دین صاحب معہ اہلیہ 〃 〃 〃
احمد دین صاحب و الٰہی بخش صاحب جوہن موضع کلاں گجرات
کاکا صاحب و دختر و اہلیہ معرفت رحیم بخش صاحب عرائض نویس رعیۃ ۔ سیالکوٹ
بادشاہ گل صاحب فورتھ ہائی ۔ ایم بی ہائی سکول پشاور
برخوردار صاحب معرفت امام الدین صاحب کشمیری مونگ گجرات

مولا بخش صاحب ۔ گھٹالیان ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
محمد علی صاحب ۔ 〃 〃 〃
چودہری فتح دین صاحب لادیان ڈاکخانہ تحصیل ڈاکخانہ پہلور سیالکوٹ
چودھری رکن الدین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
چودھری الٰہی بخش صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
چودھری فوج دین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
الٰہی بخش صاحب معہ عیال 〃 〃 〃 〃 〃
نور بخش صاحب 〃 〃 〃 〃 〃
محمد بخش صاحب ۔ شیخوپور ۔ گوجرات
سردار خان صاحب ۔ باگو وال ۔ تحصیل و ضلع سیالکوٹ
مہرداد صاحب 〃 〃 〃 〃
چودھری نواب صاحب 〃 〃 〃 〃
چودھری کریم بخش صاحب لادیاں گوجراں ڈاکخانہ تحصیل جالندھر
دین محمد صاحب 〃 〃 〃 〃
نور محمد صاحب 〃 〃 〃 〃
... بخش صاحب ۔ مدیار صابو ۔ تحصیل پسرور (سیالکوٹ)
غلام رسول صاحب 〃 〃 〃 〃
فضل صاحب 〃 〃 〃 〃
جلال الدین صاحب 〃 〃 〃 〃
غلام حید صاحب 〃 〃 〃 〃
حسین صاحب ۔ گھٹالیان ۔ پسرور سیالکوٹ
مہند صاحب 〃 〃 〃
فضل الدین چوکیدار ۔ گمولہ ۔ ضلع سیالکوٹ ۔

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار تنخواہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں ؂

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۸ سال زمیندار و ٹرانچ ... ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد ۱۵ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ جو صاحب پسند فرماویں ۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ؂

(۶) ایک احمدی نوجوان کنوارا خوب الطبع ۔ قوم کا ارائین ضلع گجرات کا باشندہ ہے ۔ عمر بیس سال ۔ تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار و بعد ایک روپیہ سالانہ ترقی ۔ مستقل سرکاری ملازم ۔ نکاح کا خواہاں ہے ۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ صاحب سے خط و کتابت کریں ؂

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی و زمیندار جہلمی عمر ۱۸ سال ۔ خواندہ ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم ۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے ۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو ۔
محمد امین ۔ فضل کریم ۔ کالج سٹریٹ کلکتہ ۔

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر ۱۷ ۔ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔ خط کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں ؂

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں ۔ اپنی ہمشیرہ عمر سولہ سال ۔ نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں ۔ جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو ۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ مہر کے ٹکٹ آنی چاہئیں ؂

Digitized by Khilafat Library

اکسیر البدن

عرب صاحب کا ایک عجیب نسخہ ۔ مقوی باہ ۔ عظام و جمیع اعضائے رئیسہ ۔ قیمت فی پانچ خوراک دس روپے معہ محصولڈاک ؂
میں نے بھی اس دوائی کو آزمایا ہے بہت مفید پایا ہے
ایڈیٹر بدر ؂ ملنے کا پتہ ۔
بدر ایجنسی ۔ قادیان ضلع گورداسپور

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین ۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے ۔ مبہی اور مقوی مفرح ہے ۔ ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر بدر سے بلا دام قیمت نقد ساڑھے چار روپیہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ؂